در کفِ جامِ شریعت، در کفِ سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

بیادگار

حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

الحسن

شاہ محمد غوث اکیڈمی، یکہ توت، پشاور

شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور کا علمی مجلہ بیادگارِ حضرت ابوالبرکات سید حسن صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

رجسٹرڈ نمبر پی ۳۶۹

پندرہ روزہ

الحسن پشاور

مدیرِ اعلیٰ
فقیر محمد امیر شاہ
قادری گیلانی

منتظمِ اعلیٰ
سید غلام الحسنین
قادری گیلانی

شمارہ نمبر ۴۳ جلد نمبر ۴

یکم اگست ۱۹۹۷ء صفر المظفر ۱۴۱۸ھ

مدیرِ اعلیٰ (فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور سے
طبع کر کے یکہ توت پشاور سے شائع کیا

مجلس ادارت

مدیر: غلام الحسنین قادری گیلانی

(بی کام آنرز)

معاونین

۱۔ پروفیسر محمد اسماعیل صاحب سیٹھی

(سابق سیکرٹری تعلیم صوبہ سرحد)

۲۔ ڈاکٹر ام سلمیٰ گیلانی

(لیکچرر جناح کالج برائے خواتین پشاور یونیورسٹی)

۳۔ الحاج صوفی مشتاق احمد صاحب

(سابق پرنسپل ہائر سیکنڈری سکول کاکشال پشاور)

۴۔ اقبال ریاض صاحب

(ایڈیٹر ہفت روزہ سیاست پشاور)

۵۔ سید محمد انور شاہ قادری

(لائبریرین ایجوکیشن کالج گل بہار پشاور)

(قانونی مشیر

۱۔ محمد اسماعیل قریشی (ایڈوکیٹ)

۲۔ اویس احمد قادری (ایڈوکیٹ)

مجلس مشاورت

۱۔ سید محمد حسنین قادری گیلانی

(اے وی پی نیشنل بنک)

۲۔ سید سجاد حسین شاہ بخاری

(ایگزیکٹو انجینئر واپڈا)

۳۔ الحاج منظور الٰہی قادری

(وی پی حبیب بنک)

۴۔ الحاج محمد عابد (صراف)

۵۔ ڈاکٹر محمد انعام قادری

(رجسٹرار خیبر ہسپتال پشاور)

۶۔ سمیع اللہ قادری

(لائبریرین ہائیر سیکنڈری سکول چمکنی پشاور)

مجلس منتظمہ

۱۔ سید علاؤالدین علی قادری گیلانی

۲۔ سید سعید الزمان قادری گیلانی

۳۔ محمد سلیم قادری ۴ حاجی سجاد حسین

سرکولیشن منیجر: سید نور الحسنین قادری گیلانی

اسسٹنٹ سرکولیشن منیجر سید حبیب شاہ قادری

قیمت: ۶ روپے

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم — اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود — ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام
ان کے مولا کے ان پر کروڑوں درود — ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا خان)

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	مصنف	صفحہ نمبر
۱۔	شذرہ	مدیر اعلیٰ	۳
۲۔	نعت شریف	محمد اقبال بی اے	۵
۳۔	استفتا مع الجواب	حضرت علامہ مفتی خلیل الرحمٰن پشاور	۶
۴۔	حضرت مجدد الف ثانیؒ	نیک محمد قادری	۱۱
۵۔	جمعیت سادات کا ماہانہ اجلاس	سید محمد انور شاہ قادری	۱۸
۶۔	اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلویؒ	قدرت اللہ بیگ	۲۰
۷۔	انوار علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ	مدیر اعلیٰ	۲۹
۸۔	سیر السلوک الی ملک الملوک	مدیر اعلیٰ	۳۰
۹۔	تبصرہ کتب	سید محمد انور شاہ قادری	۳۲

شذرہ

مسئلہ کشمیر اور امریکہ

مدیر اعلیٰ

مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے امریکہ کے پالیسی ساز ادارے "امریکی ادارہ برائے امن" (United States Institute of Peace) نے مشرق وسطیٰ امن مذاکرات کی طرز پر ایک چار درجاتی فارمولہ تیار کیا ہے۔ اس کے پہلے مرحلے میں مقبوضہ اور آزاد کشمیر کے نمائندے بالمشافہ مل کر ایک متحدہ ٹیم تشکیل دیں گے۔ دوسرے مرحلے میں متحدہ ٹیم کے نمائندے بھارت سے اور تیسرے مرحلے میں پاکستان سے مذاکرات کریں گے۔ چوتھے مرحلے میں پاکستان اور بھارت کے درمیان مذاکرات ہوں گے جن میں کشمیر سے فوجیں واپس بلانے، سیاچن کو غیر فوجی علاقہ قرار دینے، کشمیر میں عبوری حکومت کے قیام اور استصواب رائے کروانے کا پروگرام شامل ہے اور اس منصوبے کو "ٹریک ٹو ڈپلومیسی پلان" کا نام دیا گیا ہے۔

ہم اس منصوبے پر کچھ عرض کرنے سے پہلے چند حقائق کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں۔

اسلام تمام دنیا کے مظلوم، غریب، نادار اور بے سہارا لوگوں کے لئے روشنی کی نوید بن کر آیا۔ یہ امن کا علم بردار اور فتنہ وفساد کی بیخ کنی کرتا ہے اور اقوام عالم کے درمیان مختلف متنازعہ مسائل کے حل کے لئے باہمی مذاکرات کی بھرپور تائید وحمایت کرتا ہے۔ اور پاکستانی قوم اپنے دین اسلام پر محکم یقین رکھتے ہوئے مذاکرات کے لئے خلوص نیت سے تیار ہے لیکن جہاں تک بھارت کا تعلق ہے تو اس کے ساتھ مذاکرات کے حوالے سے پاکستانی قوم کو تحریک پاکستان کے آغاز سے لے کر آج تک انتہائی تلخ تجربات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جنہیں دہرانے کی یہاں ضرورت نہیں۔

جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے جو اس وقت دنیا بھر میں واحد سپر پاور بن کر ابھرا ہے اور ماضی میں

پاکستان اس کا قریبی حلیف بھی رہا ہے۔ اور ہر مشکل وقت میں امریکہ کا بھرپور ساتھ دیا ہے۔ لیکن پاکستان کی تمام قربانیوں کو پس پشت ڈال کر اس وقت امریکہ پاکستان دشمنی کا کردار ادا کر رہا ہے اور پاکستان کے پرامن ایٹمی پروگرام کو بہانہ بنا کر ہمارے وطن عزیز کو دفاعی اور معاشی لحاظ سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہا ہے۔ جبکہ دوسری طرف بھارت کے جارحانہ ایٹمی پروگرام کی پشت پناہی کر کے اس کے ناپاک عزائم کی تکمیل کر رہا ہے۔

ان حالات میں امریکہ کی طرف سے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے چار درجاتی فارمولے کا سامنا آنا ہمارے لئے دعوت فکر ہے۔ اور اس کے کردار کی روشنی میں ہمارے ذہنوں میں خدشات کا پیدا ہونا بے جا نہ ہو گا کہ یہ چار درجاتی فارمولہ کہیں پاکستان کے خلاف کسی نئی سازش کا شاخسانہ تو نہیں؟ نیز اس اطلاع سے ہمارے اس اندیشے کو مزید تقویت ملتی ہے کہ امریکی امن منصوبے میں سلامتی کونسل کی ان قراردادوں کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا جن میں بھارت پر زور دیا گیا ہے کہ وہ کشمیر میں استصواب رائے کرائے۔ حالانکہ اقوام متحدہ کی اس قرارداد کو مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے قول فیصل کا درجہ حاصل ہے۔ چنانچہ امریکہ کی طرف سے امن منصوبے میں ان قراردادوں سے بے اعتنائی اور صرف نظر شکوک وشبہات پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے اور ہمیں سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ امن منصوبے کی آڑ میں پاکستان کو اقوام متحدہ کی ان قراردادوں سے الگ کرنے کا کوئی ڈرامہ تو نہیں رچایا جا رہا ہے تاکہ بعد میں پاکستان پر اپنی مرضی کا حل مسلط کر دیا جائے۔

لہذا ہم امریکہ کو واشگاف الفاظ میں بتا دینا چاہتے ہیں کہ اگر وہ واقعی مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کا خواہش مند ہے تو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق وادی کشمیر میں استصواب رائے کا اہتمام کرے نیز اس اہم مسئلے کی طرف ہم حکومت پاکستان اور اپوزیشن کی توجہ بھی مبذول کروانا چاہتے ہیں اور ان سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اس مسئلے پر اپنے اختلافات کو آڑے نہ آنے دیں اور اتحاد و یکجہتی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے اور مسئلہ کشمیر کو کسی سازش کا شکار نہیں ہونے دیں گے۔ اور اسے قوم کی امنگوں اور کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق حل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

محمد اقبال وڈیگہ

ذاکر خدا ہو جس کا وہ مالک کرم کا ہے
مانا یہ ذکر خاص اسی محترم کا ہے

ملتا نہیں کسی کو خیر الامم کا نام
مانا یہ فیض ہم پہ انہی کے کرم کا ہے

آقا تیرے کرم کے سہارے تو زندہ ہیں
ورنہ عرصہ حیات بڑا پیچ و خم کا ہے

اقبالؔ ان کی چاہ تو چاہت خدا کی ہے
اعلیٰ مقام کتنا خدا کے صنم کا ہے

استفتاء مع الجواب

حضرت علامہ مفتی خلیل الرحمان قادری نقشبندی گلوزئی پشاور

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و ورثاء حضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم اس مسئلہ میں کہ مردوں کے لیے قبور میں حیات شرعاً ثابت ہے یا نہیں اور مردے قبور میں زندوں کی بات سنتے ہیں اور سمجھتے ہیں یا نہیں

برائے مہربانی۔ جواب مدلل بمعہ حوالہ کتب ارقام فرما کر مشکور فرمادیں بینوا توجروا

حافظ جہاں فاروق متعلم جامعہ اشرفیہ پشاور شہر

الجواب

قد اجمع اہل السنتہ علی اثبات الحیاۃ فی القبور قال امام الحرمین فی الشامی التفق سلف الامتہ علی اثبات عذاب القبر واحیاء الموتیٰ فی قبورہم ورد الارواح فی اجسادھم) شفاء السقام

ترجمہ:۔ اہل سنت نے اجماع فرمایا ہے کہ اہل قبور میں حیات موجود ہے اور عذاب قبر حق ہے

و عذاب القبر للکافرین و لبعض عصاۃ المومنین و تنعیم اہل الطاعتہ فی القبر حق و انکر عذاب القبر بعض المعتزلتہ والروافض لان المیت جماد والا حیاۃ لہ ولا ادراک فتعذیبہ محال، شرح عقائد نسفی ص 67

ترجمہ:۔ عذاب قبر کافروں کے لئے اور بعض عصاۃ کے لئے اور راحت و نعمتیں صالحین کے لئے قبر میں حق ہیں بعض معتزلہ اور روافض نے عذاب قبر سے انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مردہ جماد ہے لہذا اس میں حیات نہیں ہے اور اسی لئے مردہ کے لئے قبر میں عذاب محال ہے

(وبالجملہ کتاب و سنت مملو و مشحون اند باخبار و آثار کہ دلالت میکنند بر وجود علم مرموتی را بدنیا و اہل ان پس منکر نشود آنرا مگر جاہل باخبار و منکر دین لمعات ج ۲ ص ۲۲۲)

ترجمہ:۔ قرآن واحادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے دلائل سے پر ہیں جو کہ دلالت کرتے ہیں اس بات پر کہ اہل قبور کو حالات دنیا اور اہل دنیا پر علم حاصل ہے پس منکر نہ ہو گا حیات اہل قبور سے مگر جو جاہل ہو گا احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور منکر دین ہو گا۔

اور لمعات میں ہے دیدم از مشائخ کہ تصرف میکنند از قبور خود مانند تصرفہائے ایشان در حیات خود یا بیشتر۔ لمعات ص ۷۶۲

ترجمہ:۔ دیکھا ہے مشائخ کو کہ تصرف کرتے ہیں قبروں میں سے جس طرح تصرف کرتے تھے زندگی میں یا اس سے زیادہ۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع الرجل الصالح علی سریرہ! قال یا ویلتی این تذھبون لی۔ طحاوی جلد ۱ ص ۲۷۶

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس وقت نیک مردے کو چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو کہتا ہے اے کاش کہاں لے جا رہے ہو ہم کو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ علیہ کلام کردہ بودند با برادر خود عبدالرحمن بعد وفات۔ مشکوۃ شریف ص ۱۴۰

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمن کے ساتھ بعد وفات کلام فرمایا تھا۔

و در لمعات است کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم در جنت البقیع با اہل قبور کلام بودند و ایں دلیل است بر حیات اہل قبور زیر آنکہ خطاب با کسے کہ نشنود و نہ فہد معقول نیست لمعات جلد ۳ ص ۴۳۱

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت البقیع میں اہل قبور کے ساتھ کلام فرمایا تھا اور یہ صریح دلیل ہے اہل قبور کی حیات پر اسلئے کہ جو سنتا نہیں اور سمجھتا نہیں اس کے ساتھ کلام کرنا عقل سے بعید ہے۔

و تکلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم با مقتولین بدر بھذا القول فہل وجدتم ما وعد ربکم حقا۔ فقال عمر رضی اللہ تعالی عنہ یا رسول اللہ ما تکلم من اجساد لا ارواح لہا قال نبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد صلی اللہ

علیہ وسلم بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منہم ولکن لا یجیبون متفق علیہ ۔۔۔ الحدیث ۔۔

ترجمہ:- اور کلام فرمانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقتولین بدر کو ان الفاظ کے ساتھ ۔ کہ پایا تم نے وہ حق جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا تھا اس موقع پر حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ ان جسموں کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں جن میں حیات یعنی روح نہیں ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے تم لوگوں سے یہ مردے زیادہ اچھی طرح سنتے ہیں میں جو کہتا ہوں ان کو مگر یہ جواب نہیں دے سکتے ۔

اس حدیث شریف کی تفسیر میں لمعات جلد ۳ ص ۴۲۰ پر درج ہے کہ یہ حدیث شریف صحیح اور متفق علیہ ہے اور صریح ہے سماع موتی کے ثبوت میں اور دلیل ہے اس بات پر کہ جو بات مردوں سے کی جاتی ہے ان کو اس پر علم حاصل ہے ۔

وفی روح البیان قال الامام السیوطی الاحادیث والاثار تدل علی ان الزائر متی جاء علم بہ المزور وسمع کلامہ جلد 1 ص ۱۹۵

ترجمہ:- تفسیر روح البیان میں امام سیوطی نے فرمایا ہے احادیث و آثار اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ زیارت کرنے والا جس وقت قبر پر آتا ہے زیارت کے لئے تو صاحب مزار کو اس کا علم ہوتا ہے اور زیارت کرنے والا کا کلام سنتا ہے ۔

قال الشیخ یوسف رحمتہ اللہ علیہ فقد ورد فی الحدیث الصحیح فی کیفیۃ زیارۃ ان الزائر یقول السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون نسئال اللہ لنا ولکم العافیۃ الحدیث فلولا انہم یسمعون ذالک لما شرع التسلیم علیہم ومخاطبتہم بہ ۔ شواہد الحق ص ۲۲۶ ترجمہ:- حضرت شیخ یوسف رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ صحیح حدیث شریف میں کیفیت زیارت اہل قبور کی یوں وارد ہے کہ جب زیارت کرنے والا قبرستان پہنچے تو یوں کہے السلام علیکم الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر مردے نہ سنتے تو ان پر سلام کہنا اور ان کو مخاطب کرنے کا کیا مطلب ہے ۔

واتفق علماء الجمہور علی ان العذاب بعد الموت قبل الحشر علی الروح والجسد کلہا کما فی حاشیۃ نبراس ص ۳۱۴

ترجمہ:۔ علماء جمہور نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ مرنے کے بعد حشر سے پہلے عالم برزخ میں عذاب روح اور جسم دونوں پر ہوتا ہے اگرچہ وہ جسم مٹی بھی ہو جائے تو روح مٹی میں ملی ہوتی ہے اور دونوں معذب ہوتے ہیں۔

شرح عقائد نسفی ص ۷۳ پر حاشیہ میں ہے کہ اگر بدن مٹی بھی ہو جائے تو روح مٹی میں ملی ہوتی ہوتی ہے اور مٹی اور روح دونوں کو عذاب ہوتا ہے۔

وفی تمہید ابی الشکور سواء کان عظما او لحما او ترابا فانہ یتألم۔ ویدل علیہ ماروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل کیف یوجع اللحم فی القبر ولیس فیہ الروح فقال علیہ السلام کما یوجع سنک ولا روح فیہ وانما یوجع السن لان السن متصل باللحم۔ وقولہ تعالیٰ سنعذبہم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم ○ انما اراد بہ عذابا فی الدنیا وعذابا فی القبر۔ تمہید ابی الشکور ص ۱۳۶

ترجمہ:۔ تمہید ابی الشکور میں ہے کہ مردہ کا جسم ہڈی ہو یا کہ گوشت یا مٹی ہو اس پر عذاب ہوتا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مردہ کا بدن کیسے تکلیف پاتا ہے۔ جبکہ اس میں روح نہیں ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسے تمہارا دانت تکلیف پاتا ہے اور اس میں روح نہیں اور اس وجہ تکلیف پانے دانت کی یہ ہے کہ دانت کو اتصال حاصل ہے گوشت کے ساتھ اور قول خداوند تعالیٰ کا۔ عنقریب عذاب دیں گے ہم ان کو دو مرتبہ اور پھر بڑے عذاب کی طرف بھیجے جائیں گے تو اس سے مراد ایک عذاب دنیا میں ہے اور دوسرا قبر میں اور بڑا عذاب دوزخ کا اور اسی کتاب تمہید ابی الشکور میں ہے ومنہم من انکر عذاب القبر قال بعض الفقہاء بانہ یکفر لانہ انکر النص وقال بعضہم لا یکفر والاصح انہ یکفر ص ۲۰۴ تمہید ابی الشکور

ترجمہ:۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ قبر میں عذاب نہیں ہے بعض فقہائے کرام نے فرمایا جو انکار کرتا ہے عذاب قبر سے تو وہ کافر ہے اس لئے کہ اس نے انکار کیا قرآن وحدیث سے اور بعض فقہاء

فرماتے ہیں کہ کافر نہیں ہوتا لیکن صحیح یہ ہے کہ عذاب قبر سے انکار کفر ہے۔

وفی مظاہر الحق عن ابی سعید رضی اللہ علیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلط علی الکافر فی قبرا تسعۃ و تسعون تنینا تنہشہ و تلدغہ حتی تقوم الساعۃ رواہ الدارمی وفی روایۃ الترمذی سبعون بدل تسعۃ و تسعون مظاہر الحق جلد ۱ ص ۶۹

ترجمہ :- ابی سعید رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلط کئے جائیں گے کافر پر قبر میں ۹۹ تنین یعنی بڑے، موٹے سانپ جو کہ کاٹتے رہیں گے اور ڈستے رہیں گے مردہ کو تا قیام قیامت بروایت دارمی شریف اور ترمذی شریف کی روایت میں ۹۹ کے بدلے ستر (۷۰) سانپ مذکور ہیں۔۔۔ مظاہر حق جلد ۱ ص ۶۹

واضح ہو کہ مندرجہ آیات واحادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال علماء سلف سے ثابت ہوا کہ حیات اہل قبور میں موجود ہے اور اہل قبور سنتے ہیں اور زیارت کرنے والے کو پہچان بھی لیتے ہیں

جیسا کہ مصنف تحفہ نصائح نے فرمایا ہے

در گور باشد زندگی۔۔۔ چوں زندگی امروز ما

کنجشک شنید بر قبر۔۔۔ مردہ براند مادہ نر

پس حیات موتی سے انکار معتزلہ و روافض کا مذہب ہے نہ کہ اہل سنت کا اور آیات قرآنی انک لا تسمع الموتی۔۔۔۔ اور۔۔۔ وما انت بمسمع من فی القبور کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔۔۔ معنی یہ ہے

اے میرے رسول جیسے کہ آپ اپنی آواز مردوں کو خود نہیں سنا سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ان تک آپ کی آواز پہنچاتا ہے اسی طرح آپ کی تبلیغ پر یہ کافر ایمان نہیں لاسکتے جب تک اللہ تعالیٰ ان کو توفیق نہ دے۔۔۔۔

واللہ اعلم بالصواب و عندہ علم الکتاب

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ

نیک محمد قادری

حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی مخزن شریعت، معدن طریقت و حقیقت ہیں۔ آپ کی حیات مبارکہ ایک ایسا عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جس نے عالم و عامی، صوفی و فقیہ، شاہ و گدا سب ہی کو متاثر کیا اور ایک ایسا انقلاب برپا کیا جس نے سرزمین پاک و ہند میں سلطنت اسلامیہ اور ملت محمدیہ کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔

حسب و نسب:۔ آپ کا نسب نامہ پدری اٹھائیس واسطوں سے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، پر منتہی ہوتا ہے۔

آپ کے والد ماجد حضرت عبدالوحد نے ایام جوانی میں حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت کی۔ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے شیخ رکن الدین مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو شیخ عبدالاحد کو سلسلہ قادریہ اور چشتیہ صابریہ میں خلافت سے مشرف فرمایا۔ ۱

انہی دنوں آپ کی ملاقات حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمتہ اللہ علیہ سے ہوئی جو سلسلہ قادریہ کے عارف کامل تھے۔ آپ نے حضرت شاہ کمال کیتھلی سے سلوک طریقہ قادریہ کی منازل طے کیں۔

سید علی نظامی سے بھی فیض روحانی حاصل کیا۔ ۲

ولادت مبارک:۔ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت ۱۴۔ شوال ۹۷۱ھ (۱۵۶۳ء) میں سرہند شریف میں ہوئی۔ ۳

شاہ کمال کی پیشن گوئی:۔ حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ بچپن میں ایک مرتبہ بیمار ہو گئے اور کافی کمزور ہو گئے۔ تو آپ کے والد ماجد آپ کو لے کر عارف کامل حضرت شاہ کمال کیتھلی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔

حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"مطمئن رہو" اس بچے کی عمر دراز ہوگی۔ یہ عارف کامل ہوگا اور ہمارے تمہارے جیسے اس کے دامن سے نکلیں گے۔"۴

یہ فرما کر حضرت شاہ کمال کیتھلی نے اپنی زبان آپ کے منہ میں دے دی آپ نے اس کو چوسنا شروع کیا۔ حضرت کمال کیتھلی بہت خوش ہوتے اور خوشی کی حالت میں فرمایا۔ "ہمارے طریقہ قادریہ کی تو تمام نعمت اس کو پہنچ گئی"

تعلیم و تربیت:۔ آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت آپ کے والد ماجد کے سایہ عاطفت میں ہوئی۔ اوائل عمر میں قرآن پاک حفظ کیا۔

والد ماجد کے علاوہ دوسرے اساتذہ سے بھی استفادہ کیا۔ مثلاً کمال کشمیری سے بعض مشکل کتابیں پڑھیں۔ حضرت مولانا شیخ یعقوب کشمیری سے کتب حدیث پڑھیں اور سندلی۔ قاضی بہلول بدخشی سے تفسیر واحدی اور اس کی مؤلفات، تفسیر بیضاوی مع دیگر مصنفات قاضی بیضاء صحیح بخاری مع متعلقات ثلاثیات وغیرہ مشکوٰۃ المصابیح، ترمذی شریف مع شمائل، جامع صغیر، قصیدہ بردہ پڑھیں۔

سترہ (۱۷) سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو کر مسند ہدایت پر رونق افروز ہوئے۔۵

بیعت و خلافت:۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ عبدالباقی نقشبندی المعروف خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۰۱۲ ھجری) کے مرید ہوئے۔ اور سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہو کر سلوک و معرفت کی منازل طے فرمائیں اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ آپ ہی کے نام نامی سے منسوب ہے۔

حضرت مجدد علیہ الرحمتہ نے دیگر سلاسل طریقت میں متعدد شیوخ سے اجازت و خلافت بھی حاصل فرمائی۔ مثلاً سلسلہ سہروردیہ میں حضرت شیخ یعقوب کشمیری سے، سلسلہ چشتیہ میں اپنے والد ماجد حضرت شیخ عبدالاحد سے اور سلسلہ قادریہ میں حضرت شاہ سکندر رحمتہ اللہ علیہم اجمعین سے اجازت و خلافت

حاصل کی تھی۔ ۶

لاہور میں قیام:۔ آپ سرہند سے لاہور تشریف لے گئے۔ وہاں۔ بہت لوگ آپ کی صحبت کیمیا خاصیت کے فیوض و برکات سے مستفید ہوئے۔ حضرت مولانا جمال الدین تلوی اور مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے اور۔ بہت سے مشائخ نے آپ سے فیوض باطنی حاصل کئے۔

وصال شیخ:۔ آپ ابھی لاہور میں تھے کہ آپ کو اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ باقی باللہ کے وصال کی خبر ملی۔ آپ فوراً دہلی روانہ ہوئے۔ دہلی پہنچ کر آپ اپنے پیرومرشد کے مزار پُر انوار کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ کچھ دن دہلی میں قیام فرما کر آپ سرہند واپس تشریف لوٹے اور سرگرم حلقہ ذکر و فکر ہوئے۔

تبلیغ و اصلاح:۔ آپ نے تبلیغ و اصلاح کا کام حضرت خواجہ محمد باقی باللہ سے بیعت کے بعد باقاعدہ شروع کیا۔ آپ نے عہد اکبری میں پیدا ہونے والی خرابیوں کا جائزہ لیا۔ اور ان کے اسباب و علل دریافت کئے اور پھر ان کے تدارک کی پوری پوری کوشش کی۔ ارباب حکومت ارکان اسلام اور بنیادی عقائد کی مخالفت پر ڈٹے ہوئے تھے۔ تو آپ نے ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے کوشش کاملہ فرمائی۔ نیز نام نہاد علماء و صوفیاء۔ جو تقدس کا لبادہ اوڑھ کر ہر قسم کی غیر اسلامی بدعات کو رواج دے رہے تھے جس کی وجہ سے شریعت مطہرہ محمدیہ مسخ ہو رہی تھی ۷۔ معاشرتی انتشار و تفرقہ روز افزوں ترقی کر رہا تھا۔ آپ نے غیر اسلامی رسم و رواج، بدعات اور گندم نما جو فروش علماء و صوفیا کو اصلاح احوال کی طرف متوجہ کیا۔

اس تبلیغی تحریک میں آپ کو قید و بند کی صعوبتیں اور تکالیف بھی پیش آئیں۔ آپ کو قلعہ گوالیار میں نظر بند کر دیا گیا۔ آپ نے خندہ پیشانی سے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اور اپنے خلفاء مریدین و معتقدین کو تاکید فرمائی کہ کسی قسم کی شورش برپا نہ کریں۔ ۸

قید میں رہ کر بھی آپ نے تبلیغ دین کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور۔ بہت سے غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

آپ نے اس بر عظیم میں اسلام کے احیاء اور اس کی سیاسی سربلندی کے لئے عظیم الشان خدمات انجام دیں۔ آپ نے اسلام کی حفاظت و تقویت کا وہ تاریخ ساز اور عہد آفریں کام سرانجام دیا جس کو حدیث کی سادہ و معروف اصطلاح میں "تجدید" کہا گیا ہے۔ آپ نے دین کو نئے سرے سے تازگی بخشی اس وجہ سے آپ کو "مجدد الف ثانی" کا لقب دیا گیا۔

علمی ذوق:- آپ بہت بڑے عالم بھی تھے۔ آپ نے بہت سی کتابیں لکھیں ہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف حسب ذیل ہیں۔

اثبات النبوت، رسالہ مبداؤ معاد، رسالہ مکاشفات، غیبیہ، رسالہ آداب المریدین، معارف لدنیہ، رسالہ خواجگان نقشبندیہ، تعلقات عوارف، رسالہ علم حدیث، شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ، رسالہ تہلیلہ، رسالہ ردالشیعہ وغیرہ۔

ان تصانیف کے علاوہ آپ کے مکتوبات بھی ہیں۔ جن کی تعداد تین سو تیرہ (۳۱۳) ہے۔

مکتوبات:- "مکتوبات احمدیہ" آپ کی مشہور و معروف کتاب ہے اس میں آپ نے اپنے بہت سے احوال و حالات اور مقامات ولایت نقشبندیہ تحریر فرمائے ہیں۔

آپ مکتوبات کے دفتر ثالث میں تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک دن مراقبہ میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تیرے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تجھے ایک ایسا اجازت نامہ لکھ کر دوں جو اب تک میں نے کسی کے لئے نہیں لکھا۔

پھر آپ نے یہ لکھ کر مجھے بشارت دی کہ میں جس شخص کی بھی نماز جنازہ پڑھوں گا۔ اس میت کو بخش دیا جائے گا اور بہشت میں داخل کیا جائے گا"۔ ۱۰

حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات:- شیخ جان محمد جالندھری فرماتے ہیں۔

میں سلسلہ عالیہ "قادریہ اعظمیہ" میں شیخ احمد مجدد الف ثانی کا مرید ہوگیا۔ ایک رات میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ میرے دل میں یہ بات آئی کہ حضرت نے مجھے سلسلہ قادریہ میں بیعت کیا ہے، تو میں آپ سے سوال کروں گا۔ کہ مجھے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف کروائیں۔ اسی دوران شیخ اٹھے، میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ "جان محمد قطب ستارہ پہچانتے ہو؟" میں نے انگلی سے اشارہ کیا۔ اتنے میں قطب ستارہ سے ایک شخص نکلا جس نے سیاہ خرقہ پہن رکھا تھا۔ اور گھوڑے پر سوار تھا۔ اور بہت تیزی سے شیخ کے سامنے تشریف لایا اور کھڑا ہو گیا۔

حضرت شیخ مجدد الف ثانیؒ نے اسے دیکھا تو سر زمین پر رکھا اور مجھ سے فرمایا "جان محمد! حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی ہیں۔ زیارت کرلے"۔ میں زیارت کر چکا تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس اسی ستارہ کی طرف لوٹ گئے۔ ۱۱

اولاد:- حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سات فرزند ارجمند تھے۔ پہلے خواجہ محمد صادق، دوسرے خازن الرحمت شیخ احمد سعید، تیسرے شیخ محمد معصوم، چوتھے محمد اشرف جو حالت رضاعت میں فوت ہو گئے، پانچویں محمد فرخ جو اٹھارہ سال کی عمر میں قضا ہو گئے، چھٹے محمد عیسیٰ جو آٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ساتویں محمد یحییٰ جو "شاہ جی" مشہور تھے۔ ان ساتوں بیٹوں میں سے احمد سعید اور معصوم اپنے عالی قدر والد کے وصال کے بعد آپ کے قائم مقام ہوئے۔ ۱۲

سیرت پاک:- حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جامع علوم شریعت و حقیقت تھے۔ آپ کو نسبت مرادیت و محبوبیت حاصل تھی۔ آپ سنت رسول کے سخت پابند تھے۔ ترک و تجرید، عبادت و مجاہدہ، صبر و شکر، حلم و تواضع، زہد و ورع، توکل و قناعت، تسلیم و رضا میں یگانہ عصر تھے۔ آپ تعلیم دین کو، تلقین سلوک کے مقابلہ میں بہتر سمجھتے تھے۔

آدھی رات کو بیدار ہوتے اور عبادت میں مشغول ہو جاتے۔ نماز تہجد پابندی سے پڑھتے۔ ۱۳

وصال:- آپ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ کو جوار رحمت میں داخل ہوئے۔ مزار فیض آثار سرہند میں مرجع

خاص و عام ہے۔

خلفاء:- آپ کے ممتاز خلفاء حسب ذیل ہیں۔

حضرت خواجہ محمد معصوم، حضرت خواجہ محمد عیسیٰ، حضرت خواجہ محمد اشرف، مولانا میر محمد نعمان اکبر آبادی، مولانا شیخ عبدالہادی بدایونی، مولانا شیخ طاہر لاہوری، مولانا صادق کابلی، شیخ بدیع الدین سہارن پوری، مولانا یوسف سمرقندی، شیخ احمد استنبولی۔ ۱۴

کرامات:- ایک باکمال درویش صفت آدمی حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس درویش باکمال کا قلب ایسا ذاکر تھا کہ اس کے قریب بیٹھنے والا آدمی بھی ذکر کی آواز کو بخوبی سن لیتا تھا۔ اور بالخصوص جب وہ سو جاتا تھا تو دور سے ذکر کی آواز سنائی دیتی تھی۔ اور اسے کئی درویشوں سے خلافت حاصل تھی۔ اور آپ سے بھی وہ یہی توقع رکھتا تھا۔ حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

"یہ شخص صاحب استعداد ہے۔ لیکن ذکر کے غلبے اور مشائخ کی خلافت نے اسے متکبر بنا دیا ہے اور اسی وجہ سے اس کی ترقی کے راستے میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ اس کی یہ کیفیت سلب کر لی جائے۔

چنانچہ دو روز نہ گزرے تھے کہ اس کا حال سلب کر لیا گیا۔ وہ نہایت حیرانی کے عالم میں ڈوب گیا۔ اور آنکھوں سے حسرت کے آثار نمودار ہونے لگے۔ آپ نے چند دن اس کے حال پر توجہ نہ فرمائی تو اس کا غرور و تکبر دور ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے اس کو علیحدگی میں بلا کر سلب کئے ہوتے حال سے سرفراز فرمایا اور بہت زیادہ فیض سے نوازا۔ ۱۵

ایک مرتبہ جب حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے۔ تو ایک رات عشاء کی نماز کے بعد اس گھر کی ایک دیوار کے قریب جہاں پر آپ ٹھہرے ہوتے تھے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ آج رات کوئی شخص اس دیوار کے قریب سے ہرگز نہ گزرے اور نہ ہی سوئے۔ اس وقت بادل کا نام و

نشان نہیں تھا۔ نہ ہی بارش تھی، بعض لوگ آپ کی یہ بات سن کر حیران ہوئے کیونکہ دوسری دیواریں اس سے زیادہ خراب حالت میں تھیں۔ اور وہ دیوار سب سے زیادہ مضبوط تھی۔ وہ دیوار پچھلی رات گر گئی۔ ایک کنیز اس وقت اس دیوار کے نزدیک تھی۔ جس پر مٹی کے چند ڈھیلی گرے۔ آپ نے غصے سے فرمایا کہ میں نے تورات کو ہی کہہ دیا تھا کہ اس دیوار کے قریب مت جانا۔ ۱۶

حواشی

۱۔ تذکرہ مجدد الف ثانی از پروفیسر محمد مسعود احمد مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی ص ۴۶

۲۔ خم خانہ تصوف از ڈاکٹر ظہور الحسن شارب الفیصل ناشران و تاجران کتب، اردو بازار لاہور ص ۱۷۲

۳،۴۔ کرامات مجدد الف ثانی از مولانا محمد شریف نقشبندی، ناشر ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ، لاہور ص ۱۱

۵۔ ایضاً تذکرہ مجدد الف ثانی۔ ص ۵۱

۶۔ خزینۃ الاصفیاء۔ از مفتی غلام سرور لاہوری مترجم پیرزادہ اقبال احمد فاروقی مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور ص ۱۵۲

۷۔ محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوث کی دینی و علمی خدمات از ڈاکٹر ام سلمی گیلانی ص ۱۴۹، ۱۵۵۰، ناشر ا مکتبہ الحسن کوچہ آقا پیر جان یکہ توت پشاور ص ۱۴۹۔ ۱۵۰

۸۔ ایضاً تذکرہ مجدد الف ثانی، ص ۲۷۶

۹۔ ایضاً محدث کبیر کی دینی و علمی خدمات ص ۱۴۹۔ ۱۵۰

۱۰،۱۱،۱۲۔ ایضاً خزینۃ الاصفیاء۔ ص ۱۵۱، ۱۶۲، ۱۶۳

۱۳،۱۴۔ ایضاً خم خانہ تصوف، ص ۲۷۷، ۲۷۶

۱۵،۱۶۔ ایضاً کرامات مجدد الف ثانیؒ۔ ص ۲۱، ۲۲

جمعیت سادات کا ماہانہ اجلاس

رپورٹ:- سید محمد انور شاہ قادری لائبریرین

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن گل بہار پشاور

جمعیت سادات ۲۹ اپریل ۱۹۹۴ء کو سالانہ کنونشن کے اڑھائی ماہ بعد پھر ایک نئے ولولے اور لگن کے ساتھ متحرک ہوئی اور ۱۵ جولائی ۱۹۹۴ء کو پہلا ماہانہ اجلاس جمعیت کے مرکزی دفتر آستانہ عالیہ آقا پیر جان رحمتہ اللہ علیہ پر منعقد ہوا۔ حاجی سید مختار شاہ صاحب نے صدارت فرمائی۔ قاری سید منظور علی شاہ صاحب نے تلاوت کلام پاک سے ابتداء کی سید طوغان شاہ صاحب نے نعت شریف پڑھی۔ جبکہ سید لیاقت علی شاہ صاحب کنوینر جمعیت سادات، سید ظفر علی شاہ ممبر قومی اسمبلی، سید قمر عباس صوبائی وزیر جیل خانہ جات، سید بہادر شاہ بادشاہ صاحب، سید نادر علی شاہ صاحب، سید مکرم علی شاہ صاحب اور سید ماجد علی شاہ صاحب کنوینر یوتھ ونگ نے خطاب کیا۔

اس اجلاس میں کئی اہم مسائل زیر بحث آئے جن میں سب سے اہم "سادات اکیڈمی" کا قیام ہے۔ اس مقصد کے لئے چار رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی جو پشاور کے چاروں اطراف میں سروے کے ذریعے ۱۰۰ کینال زمین کا انتخاب کر کے ایڈہاک کمیٹی کو رپورٹ پیش کرے گی۔ اور ممبران ایڈہاک کمیٹی کے حتمی فیصلے کے بعد منتخب شدہ مقام پر اکیڈمی کی تعمیر شروع کی جائے گی۔

سادات کے اجتماعی قبرستان کے متعلق بھی گفت و شنید ہوئی۔ اس سلسلے میں صوبائی وزیر جیل خانہ جات سید قمر عباس صاحب نے بتایا کہ اس مقصد کے لئے عنقریب چار کنال زمین کا ایک قطعہ جمعیت سادات کی تحویل میں دے دیا جائے گا۔

سادات نوجوانوں کے روزگار کا مسئلہ بھی زیر غور آیا۔ اس مسئلے کے حل کے لئے بھی سید قمر

عباس صاحب اور سید ظفر علی شاہ صاحب نے سادات نوجوانوں کو بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور انہیں بتایا کہ اس سلسلے میں جمعۃ المبارک کے دن دس بجے سادات کرام ان سے مل کر اپنے مسائل کے متعلق بات کر سکتے ہیں۔

جمعیت کے سالانہ کنونشن کے موقع پر جن حضرات نے سادات اکیڈمی کے لئے عطیات کا اعلان کیا تھا ان سے استدعا کی گئی کہ وہ اپنے واجبات فی الفور فنڈ میں جمع کروائیں نیز تمام سادات کرام سے اپیل کی گئی کہ وہ سادات اکیڈمی کے منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق دل کھول کر چندہ دیں۔

اس موقع پر سید مختار شاہ صاحب اور سید اقبال شاہ صاحب کو حج بیت اللہ شریف کی سعادت کے حصول پر مبارکباد پیش کی گئی۔ یہ دونوں حضرات حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں۔ بیمار سادات کی صحت کے لئے خصوصی دعا کی گئی اور گزشتہ اڑھائی ماہ میں فوت ہونے والے سادات کرام کی مغفرت کے لئے بھی دعا کی گئی۔

حاجی سید مختار علی شاہ صاحب نے اپنے صدارتی خطبے میں "سادات اکیڈمی" پر بڑی دلچسپ گفتگو کی اور منطقی انداز سے اس منصوبے کو نہایت آسان اور قابل عمل قرار دیتے ہوئے سادات کرام کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

جمعیت سادات کے سرپرست اعلیٰ بقیۃ السلف، حجۃ الخلف حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی چونکہ امراض چشم کے علاج کے سلسلے میں لندن تشریف لے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ کے صاحبزادے سید محمد حسنین قادری گیلانی (اے۔ وی۔ پی نیشنل بینک) نے آپ کی نمائندگی کرتے ہوئے تمام سادات کرام کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا خصوصاً نوجوانوں کی خدمات اور ان کی دلچسپی کو سراہا اور انہیں یقین دلایا کہ اگر محنت، لگن اور ذوق و شوق سے انہوں نے کام کیا تو سادات اکیڈمی کا قیام بہت آسان ہو جائے گا۔

نماز مغرب ادا کرنے کے بعد سادات کرام کی خدمت میں چائے پیش کی گئی اور آئندہ ماہانہ اجلاس پانچ اگست ۱۹۹۴ء کو سید تاج میر شاہ صاحب کی رہائش گاہ کرزمی ہاؤس نشتر آباد میں منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا۔

امام احمد رضا خان بریلوی

از:- محمد قدرت اللہ بیگ، میر پور خاص (سندھ)

برصغیر پاک و ہند اسلامی علوم و معارف اور تبلیغ و ارشاد کا مرکز رہا ہے۔ اس خطے میں ایسی بلند پایہ شخصیات گزری ہیں جو بلاشبہ آسمان علم و عرفان کے آفتاب و مہتاب ہیں۔ ان ہی شخصیات میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی بھی ہیں۔ آپ ہندوستان کے مردم خیز شہر بریلی میں ہفتہ ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۶۵ء، ۱۱ جیٹھ سدی ۱۹۱۳ء سمبت کو وقت ظہر پیدا ہوئے ۱۔ اور ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء کو بوقت نماز جمعہ ۲ بجکر ۳۸ منٹ پر وفات پائی ۲

آپ کے آباؤ اجداد مضافات قندہار (افغانستان) سے ہجرت فرما کر ہندوستان آئے تھے۔ (۳) اور پھر یہیں کے ہو رہے۔ آپ کے والد کا نام مولانا نقی علی خان اور دادا کا نام مولانا رضا علی خان ہے۔ والد محترم اور دادا اپنے وقت کے بلند پایا عالم دین اور صوفی گزرے ہیں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے علوم منقولہ و معقولہ اپنے والد محترم کے قائم کردہ مدرسہ سے حاصل کئے اور ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۸۶۹ء کو فارغ التحصیل ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر تیرہ سال دس ماہ اور پانچ دن تھی (۴) عرصہ طالب علمی میں تحصیل علم کے لئے کسی دوسرے شہر نہیں گئے۔ بلکہ جملہ علوم و فنون والد محترم، اساتذہ مدرسہ یا پھر اپنی محنت سے حاصل کئے آپ نے مندرجہ ذیل علماء سے سند حدیث و فقہ حاصل کیں:

۱۔ السید احمد زینی دحلان الشافعی المکی

۲۔ الشیخ عبدالرحمٰن سراج مفتی الاحناف بمکہ

۳۔ الشیخ حسین بن صالح جمل اللیل المکی

آپ کا سلسلہ حدیث ان اکابر تک پہنچتا ہے:

۱۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۲۔ مولانا عبد العلی لکھنوی

۳۔ الشیخ

جمادی الاولی ۱۲۹۴ھ میں آپ نے والد ماجد کے ہمراہ حضرت سیدنا آل رسول مارہروی قدس سرہ سے سلسلہ قادریہ میں شرف بیعت حاصل کی۔ حضرت نے اسی وقت آپ کو خلافت سے نوازا، اور جمیع سلاسل میں اجازت مرحمت فرمائی (۵)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے جس دور میں "آنکھیں کھولی" وہ مسلمانوں کی ذلت و رسوائی کا دور تھا۔ جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کے حوصلے پست ہو گئے تھے مسلمانوں کے لئے ترقی کے تمام راستے بند کر دیئے گئے تھے، کیونکہ انگریز قوم ہندوؤں اور سکھوں سے زیادہ مسلمانوں سے خوف زدہ تھی۔ مسلمان برصغیر پر ایک ہزار سال تک حکومت کرتے رہے تھے، جس کے اثرات ان میں نمایاں تھے، اور اب وہ دور تھا کہ مسلمانوں کا ہر سطح پر بائیکاٹ کیا جا رہا تھا۔ انہیں معاشی، معاشرتی، تعلیمی و اخلاقی، مذہبی و ملی ہر لحاظ سے پیچھے دھکیلا جا رہا تھا۔ مسلمانوں کے تمام تعلیمی اداروں کو شدید نقصان پہنچایا گیا، جو ہزار سال سے عالم اسلام کی علمی پیاس بجھا رہے تھے۔ خاص طور پر ایسے نئے نئے فتنوں کو ابھارا گیا جس سے مسلمانوں میں تفرقہ بندی اور انتشار پرورش پا سکے۔ ایسے دور میں ایک ایسے مجدد وقت کی ضرورت تھی جو ان تمام فتنوں کا مقابلہ کر سکے اور باطل نظریات کی موجودگی میں تجدید دین کا فریضہ انجام دے سکے۔

شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ کے دور میں دین الٰہی کا فتنہ رونما ہوا۔ اس دور میں خدا کی وحدانیت کو نشانہ بنایا گیا۔ جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور الفت و محبت کا ہندو و سکھ بھی دم بھرتے تھے۔ اس دور میں بڑے بڑے ہندو شعراء نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی کی، جس میں سکھوں کے پیشوا گرونانک بھی پیش پیش تھے۔ اس دور میں حضرت مجدد الف ثانی نے فتنہ دینِ الٰہی کی بیخ کنی کی۔ اور عقیدہ توحید کی حفاظت کے لئے بادشاہ وقت سے ٹکرائے اور سرخرو ہوئے۔ لیکن اعلیٰ حضرت کا دور وہ تھا جس میں عقیدہ توحید کے بجائے عقیدہ رسالت پر حملے کئے

گئے۔ ایسے ایسے فتنے ظہور پذیر ہوئے جن کی نظیر شاید ہی تاریخ میں ملے۔ یہ دور برصغیر کے طول و عرض میں انگریز حکومت کی حاکمیت کا دور تھا۔ انہیں کی آشیرباد پر کہیں "فتنہ انکار حدیث" ظہور میں آیا تو کہیں "عقیدہ ختم نبوت" پر حملے کئے گئے۔ کہیں توحید کے نام پر "تنقیص رسالت" کی جرات کی گئی تو کہیں عالم اسلام کی چودہ سو سالہ تحقیق و جستجو اور عظمت و بڑائی کو فرسودہ گردانا جانے لگا۔ اور اس کی جگہ نیچری تہذیب (جدید تہذیب)، کو فوقیت دی گئی۔ بالخاظ مجموعی ہر فتنے کی غرض و غایت عقیدہ عشق رسول کو عوام کے دلوں سے نکالنا تھا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نے حالات کے تقاضوں کے پیش نظر "عشق رسول" کی بات کی۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ جو لوگ بظاہر مسلمانوں کے ہمدرد اور بہی خواہ بنتے ہیں، اور عقیدہ توحید پر زور دیتے ہیں وہ عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مسلمانوں کے لئے ضروری نہیں سمجھتے دراصل وہ مسلمانوں کو پستی کی جانب دھکیل رہے ہیں۔ کیونکہ عشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسلمانوں کی متاع ایمان ہے۔ یہی اتحاد امت کی دلیل ہے۔ یہی ترقی و منزلت کی عظیم راہ ہے اور یہی مدار ایمان ہے، بقول اقبال

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ ؎

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے مسلمانوں کو احساس زیاں کا ادراک کرایا۔ دشمنوں کی نشاندہی کی۔ متاع ایمان کی حفاظت کی تلقین فرمائی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ جنہیں تم اپنا بہی خواہ، ہمدرد اور محافظ و نگہبان سمجھتے ہو، وہی اصلی چور ہیں جو تمہارے دین و ایمان میں نقب زنی کرنا چاہتے ہیں، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے ؎

آپ نے کوئی نیا عقیدہ پیش نہیں کیا۔ بلکہ وہی بات کی جو زمانہ اسلام سے مشاہیر اسلام کہتے آرہے تھے۔ وہ جب کسی سوال کا جواب دیتے تو پہلے آیات قرآن، پھر احادیث، مبارکہ پیش فرماتے، اسکے بعد علمائے اسلام کی کتب کے حوالوں سے اپنی بات مضبوط کرتے۔ ان کے نظریات ان کی کتابوں سے عیاں ہیں۔ انہوں نے ہر نئے فتنے کی سرکوبی کی، اس کے خلاف رسائل تحریر کئے اور عقیدہ اسلام کی حفاظت کی وہ حنفی المذہب تھے۔ انہوں نے برصغیر میں فقہ حنفی کی جو خدمات انجام دیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس حقیقت کا ثبوت ہمیں ان کی تصانیف کے مطالعے سے ملتا ہے۔ خصوصاً انکا "فتاویٰ رضویہ" جو بارہ مجلدات پر پھیلا ہوا ہے۔ جس کی ہر جلد کم وبیش ہزار صفحات کی ہے۔ آج کل اس کی نئے انداز سے ترتیب و تدوین کی جارہی ہے۔ اور اس میں موجود عربی و فارسی عبارات کے تراجم بھی کئے جارہے ہیں، امید ہے اس کی ضخامت مکمل تحقیق و جستجو کے بعد ۲۴ مجلدات سے تجاوز کر جائے گی۔ اس کی ابتدائی کچھ جلدیں بازار میں آچکی ہیں۔

اعلیٰ حضرت کے دور میں برصغیر خصوصاً ہندوستان سیاسی محاذ آرائی کا گڑھ تھا۔ مسلمانوں کی بھلائی، خوشحالی و ترقی اور ملکی آزادی کے لئے نئی نئی تحریکیں اٹھ رہی تھیں۔ لیکن اس ہماہمی میں مسلمان، انگریز دشمنی میں ہندوؤں کو اپنا دوست سمجھنے لگے۔ انہیں اپنے مذہبی جلسوں میں صدارت کرانے لگے۔ کچھ اور آگے بڑھے تو مساجد کے ممبروں پر بھی انہیں رونق افروز کرنے لگے۔ ایسے وقت میں اعلیٰ حضرت نے مسلمانوں کو خبردار کیا کہ مسلمان ایک قوم واحد ہیں۔ اور غیر مسلم چاہے وہ ہندو ہوں یا عیسائی، سکھ ہوں یا یہودی، مسلمانوں سے جدا قوم ہیں۔ آخر یہی "دو قومی نظریہ" اقبال و قائداعظم کے نظریات کی اصلاح کا باعث بنا اور وہ بھی آگے چل کر دو قومی نظریے کے قائل ہو گئے۔

خانوادہ سید السادات حضرت پیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی قدس سرہ سجادہ نشین یکہ توت پشاور

فرماتے ہیں۔

"اعلیٰ حضرت وقت کی موزوں ترین شخصیت تھے۔ برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی سینکڑوں برسوں کی بھرپور عظمت اور زوال کے بعد ملت اسلامیہ جس طغیانی میں گھر چکی تھی اس وقت جس اکیلے مرد مؤمن نے بہ نصرت ایزدی اس کے رخ کو موڑ کر رکھ دیا۔

وہ اعلیٰ حضرت "مجدد مایہ حاضرہ" کی ذات گرامی ہی تھی"۔ ۸

اعلیٰ حضرت نے علماء و عوام اہلسنت کو جن افکار و نظریات کی تعلیم دی، وہی افکار و نظریات آگے چل کر مسلم لیگ کی ملک گیر مقبولیت کا باعث بنے جو علماء دو قومی نظریے کے مخالف تھے وہ کانگریسی رہے اور ہندوؤں کی سرکردگی میں آزادی ہندوستان کی جدو جہد کے ساتھ ساتھ پاکستان کی سخت مخالفت کرتے رہے۔ لیکن اس کے برعکس اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے تلامذہ، خلفاء اور علمائے اہلسنت مسلم لیگ کے پرچم تلے حصول پاکستان کی جدو جہد میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔

ممتاز ماہر تعلیم اور سابق ایڈیشنل سیکرٹری تعلیم حکومت سندھ جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد اپنی کتاب "محدث بریلوی" میں رقم طراز ہیں:

"محدث بریلوی قومی تعمیر کے حق میں تھے اور اسکے لئے انہوں نے جو نہج متعین کی تھی ان کے بعد ان کے صاحبزادگان خلفاء، تلامذہ اور متبعین نے اس پر چل کر ملت اسلامیہ کی رہنمائی کی، ۱۹۴۰ء کے بعد من حیث الجماعت پاکستان کی حمایت کی۔ ۱۹۴۶ء میں بنارس کانفرنس میں پاکستان کی حمایت میں متفقہ قرارداد منظور کی اور بالآخر مسلم لیگ کی مثالی کوشش، علماء کی حمایت و تائید سے پاکستان معرض وجود میں آیا"۔ ۹

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اپنے دور کے معاشی و سائنسی حالات پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ انہوں

نے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی خاطر اپنے معاشی نظریات پیش کئے۔ اعلیٰ حضرت اپنے رسالے موسومہ "تدبیر فلاح ونجات واصلاح" (۱۹۱۲ء/ ۱۳۱۲ھ) میں فرماتے ہیں:

۱۔ ان امور کے علاوہ جن میں حکومت دخل انداز ہے مسلمان اپنے معاملات باہم فیصل کریں تاکہ مقدمہ بازی میں جو کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں پس انداز ہو سکیں"۔

۲۔ بمبئی، کلکتہ، رنگون، مدراس، حیدر آباد دکن کے تونگر مسلمان اپنے بھائیوں کے لئے بنک کھولیں۔

۳۔ مسلمان اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدیں۔

۴۔ علم دین کی ترویج واشاعت کریں۔

ممتاز ماہر معاشیات پروفیسر رفیع اللہ صدیقی صاحب ان نظریات کی روشنی میں تحریر کردہ اپنے مقالے "فاضل بریلوی کے معاشی نظریات" میں رقم طراز ہیں:

"جدید اقتصادی نظریات کی ابتداء ۱۹۳۰ء میں ہوئی اور یہ بات کس قدر انگیز ہے کہ نگاہ مرد مؤمن نے ان جدید اقتصادی تقاضوں کی جھلک ۱۹۱۲ء ہی میں دکھا دی تھی" ۱۰

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی تصانیف کا بغور مطالعہ کیا جائے تو واضح ہو گا کہ وہ سائنسی تعلیم کو مسلمانوں کے لئے باعث تقویت سمجھتے تھے لیکن وہ اس نظریے کے قائل تھے کہ:

"جتنے اسلامی مسائل سے اسے (سائنس کو) اختلاف ہے سب میں مسئلہ اسلامی کو روشن کیا جائے۔ جابجا سائنس ہی کے اقوال سے مسئلہ اسلامی کا اثبات ہو" ۱۱

آپ نے کئی ایک سائنسی رسالے تصنیف کئے جو شستہ، رواں اور آسان اردو میں تحریر کئے گئے ہیں۔ ان کے مطالعے سے بعض افراد کے ان خیالات کی تردید ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ اردو میں اتنی صلاحیت نہیں ہے کہ وہ سائنس کی تعلیم کے لئے منتخب کی جاسکے۔ اس سلسلے میں دیگر رسائل کے علاوہ یہ

دو رسائل بطور خاص مشہور ہیں:

۱۔ معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین

۲۔ فوز مبین در رد حرکت زمین

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مذہبی رہنما کے ساتھ ساتھ ایک ممتاز ماہر تعلیم بھی تھے۔ اسی لئے "ندوۃ العلماء لکھنؤ" کی نصاب کمیٹی کے وہ ایک اہم رکن بھی رہے۔ بعد میں بعض وجوہ کی بناء پر علیحدہ ہو گئے ۱۲ آپ نے اپنے تعلیمی نظریات کو دین اسلام کی عظمت اور مسلمانوں کی ترقی و فلاح کی بنیاد پر استوار کیا۔ انہوں نے تعلیم و تدریس کے مختلف پہلوؤں پر بحث کرتے ہوئے مقصدیت، اولیت، صداقت، افادیت۔ للہیت، حمیت، حرمت، صحبت، سکنت وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے۔

اعلیٰ حضرت کی پوری زندگی تضاد قول و عمل سے مبرا ہے۔ انہوں نے جو کہا خود اس پر عمل کر کے دکھایا۔ ان کی زندگی مسلسل محنت اور پیہم جدو جہد سے عبارت ہے۔ انہوں نے کسی سے دوستی رکھی تو خدا اور رسول کی خاطر اور دشمنی کی تو وہ بھی خدا و رسول کی خاطر اور جو کچھ لکھا صرف اور صرف اسلام کی ترویج و عقیدہ اسلام کی محافظت میں۔ آپ نے اپنی پینسٹھ سالہ مختصر سی زندگی میں اتنا کچھ لکھا کہ اپنے زمانے کے اہل علم و دانش کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ میرے استاد محترم پروفیسر فیاض احمد خان کاوش صدر شعبہ اردو شاہ عبداللطیف سائنس کالج میر پور خاص فرماتے ہیں کہ "اگر ہم ان کی علمی و تحقیقی خدمات کو انکی ۶۵ سالہ زندگی کے حساب سے جوڑیں تو ہر پانچ گھنٹے میں امام احمد رضا ہمیں ایک کتاب دیتے نظر آتے ہیں ایک متحرک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا جو کام تھا امام احمد رضا نے تن تنہا انجام دے کر اپنی جامع و ہمہ صفت شخصیت کے زندہ نقوش چھوڑے ہیں"۔

امام احمد رضا بریلوی نے تقریباً ایک ہزار سے زائد کتابیں تصنیف کیں ۱۳ آپ کی کتاب کا ورق ورق علم و آگہی، تحقیق و تدقیق اور محبت و الفت کی ضیاء پاشیوں سے منور ہے۔ آپ کا مسلک صرف اور صرف محبت ہے۔ آپ ہر اس شخص سے محبت کرتے ہیں، جو خدا اور رسول سے الفت رکھتا ہے۔ اور جو

خدا کے رسول سے الفت رکھتا ہے، یقیناً خدا کا محبوب ہوتا ہے۔ خدا رب العزت خود کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

"اے محبوب! تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔ ۱۴

آج ہر طرف افراتفری ہے۔ مسلمان باہمی انتشار و افتراق کا شکار ہیں۔ ہر شخص اپنے رہنما کی بات کرتا ہے ہر شخص اپنے نظریات کو حق سمجھتا ہے۔ کوئی کسی کی بات ماننے کو تیار نہیں، اور اس پر مستضادیہ کہ تضاد قول و عمل عروج پر ہے۔ اسلاف کی قدر و منزل دلوں سے محو کی جارہی ہے۔ چودہ سو سالہ عظمت اسلام کو بنیاد پرستی کا نام دے کر نئی نسل کو گمراہ کیا جارہا ہے۔ ایسے وقت میں ہمارے ان تمام مسائل کا صرف ایک حل ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے پیغام "خوف خدا، عشق رسول ﷺ" کو عام کریں۔ اہل اسلام کو غیروں کی غلامی سے چھٹکارا دلا کر رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ کی غلامی میں لے آئیں۔ امن عالم کی خاطر اقوام عالم کو قرآن عظیم و سنت نبوی کی ضیاء پاشیوں سے آشنا کریں۔ لیکن یہ تمام عزائم عشق رسول کی حدت ہی سے کندن بن سکتے ہیں

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں عشق محمد سے اجالا کردے ۱۵

پارہائے صحف غنچہائے قدس اہلبیت نبوت پہ لاکھوں سلام
آب تطہیر سے جس میں پودے جمے اس ریاض نجابت پہ لاکھوں سلام
خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

مآخذ و مراجع

۱۔ امام احمد رضا بریلوی، ملفوظات مطبوعہ لاہور حصہ اول ص ۱۵

۲۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور، اردو دائرہ معارف اسلامیہ مطبوعہ لاہور جلد ۱۰ ص ۲۸۶

۳۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محدث بریلوی مطبوعہ کراچی ص ۲۵

۴۔ مولانا یٰسین اختر مصباحی، امام احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں مطبوعہ کراچی ص ۱۶

۵۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محدث بریلوی مطبوعہ کراچی ص ۲۸

۶۔ علامہ اقبال، کلیات اقبال (اردو) مطبوعہ لاہور

۷۔ امام احمد رضا بریلوی، حدائق بخشش مطبوعہ لاہور حصہ اول ص ۶۵

۸۔ مولانا یٰسین اختر مصباحی، امام احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں مطبوعہ کراچی ص ۱۳۹

۹۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محدث بریلوی مطبوعہ کراچی ص ۶۴

۱۰۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، معارف رضا مطبوعہ کراچی شمارہ ۱۹۹۳۔ ص ۱۳۸

۱۱۔ امام احمد رضا بریلوی، نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان مطبوعہ لاہور ص ۲۴

۱۲۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محدث بریلوی مطبوعہ کراچی ص ۸۸

۱۳۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور، اردو دائرہ معارف اسلامیہ مطبوعہ لاہور جلد ۱۰ ص ۲۸۶

۱۴۔ قرآن حکیم، (ترجمہ از امام احمد رضا بریلوی موسومہ کنز الایمان) سورہ آل عمران آیت ۳۱

۱۵۔ علامہ اقبال، کلیات اقبال (اردو) مطبوعہ لاہور

گزشتہ سے پیوستہ

انوار علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

مدیر اعلیٰ

حدیث ۳۶ / ۵:- انبانا احمد بن سلیمان قال حدثنا یحیی بن آدم قال حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن حارثۃ بن مضرب عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی الیمن فقلت انک تبعثنی الی قوم اسن منی لا قضی بینھم فقال ان اللہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک

ترجمہ:- جناب علی المرتضیٰ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف حاکم بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں کہ وہ مجھ سے عمر رسیدہ ہیں تاکہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں تو ارشاد فرمایا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے دل کو ہدایت فرمائے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا، رواہ شیبان بن ابی اسحاق عن عمرو بن حبشی عن علی۔ یہ حدیث شیبان نے ابی اسحاق سے اس نے عمرو بن حبشی سے اس نے علی المرتضیٰ سے بھی روایت کی ہے

اسماء الرجال حدیث ۳۶ / ۵

۱۔ احمد بن سلیمان۔ ملاحظہ کیجئے حدیث ۶۔۱

۲۔ یحیی بن آدم۔ ملاحظہ کیجئے۔ ۳۵۔۲

۳۔ اسرائیل۔ ملاحظہ کیجئے۔ حدیث ۲۶۔۳

۴۔ ابی اسحاق۔ ملاحظہ کیجئے۔ حدیث ۲۲۔۴

۵۔ حارثہ بن مضرب بتشدید الراء المکورہ قبل ما معجمۃ العبدی الکوفی ثقۃ من الثانیۃ غلط من نقل عن ابن المدینی انہ ترکہ۔ (التقریب ۶۱ / ۶۲) روی من عمرو علی وابن مسعود وحباب بن الارث وسلمان الفارسی وابی موسیٰ وعمار بن یاسر وفرات بن حیان العجلی، وعنہ ابو اسحاق حاتم بن حبان فی ثقات التابعین

(التھذیب، ج ۲ ص ۱۶۶ / ۱۶۷)

۶۔ علی المرتضیٰ۔ ملاحظہ کیجئے حدیث ۱۔۶

سیر السلوک الیٰ ملک الملوک

مدیر اعلیٰ

اور اے عارف خوب اچھی طرح جان لے کہ اس مقام پر آپ پاکیزہ روحانیت کے حامل ہو چکے ہیں تحقیق نور مشاہدہ آپ پر ظاہر ہو چکا اور درجہ کمال کی بشارت آپ کے سامنے آ چکی ہے۔ اور نسیم وصال الٰہی کے جھونکے آپ کی طرف آنے لگے ہیں۔ اور آپ کے قلب سے۔ بہت سے گناہوں کے آلودہ اور دبیز پردے ہٹ چکے ہیں نیز آپ کے نفس سے بڑے بڑے لذائذ اور بری خواہشات دور ہو چکی ہیں۔ اس لئے کہ یہ روح کا مقام ہے۔ اور اگرچہ نفس اس مقام پر جمال حق کا دیدار کرنے سے محجوب ہے یعنی پردوں میں چھپا ہوا ہے۔ کیونکہ اس میں ابھی کچھ لذائذ ایسے ہیں جو اس عارف کے لئے بارگاہ الٰہی تک پہنچنے میں رکاوٹ بنے ہوتے ہیں لیکن یہ نورانی حجابات (پردے) ہیں اور ان کے مدعا پسندیدہ ہیں کیونکہ ان کی آرزو اور غرض و غایت رویت حق تعالیٰ، مشاہدہ حق تعالیٰ اور وصال حق تعالیٰ ہے۔ اور یہ باری تعالیٰ کے عشق اور ذوق و شوق کے باعث ہیں۔

پس اے عارف! آپ اس مقام پر اللہ جل جلالہ کے ان عاشقوں میں سے ہیں جو ذلت اور عجز و انکساری میں لذت محسوس کرتے ہیں اس لئے اپ لوگوں کی نظروں میں اپنا مرتبہ کم کرنے کی کوشش کریں یہاں تک کہ انہیں آپ پر یقین نہ رہے۔ اور نہ ہی آپ کے لئے ان کی طرف سے ملنے والی قدر افزائی، عزت اور یادآوری کی کوئی اہمیت رہے کیونکہ ان امور کے عوض عاشق لذت حاصل کرتا ہے اور انہی کے ذریعے کاذب (جھوٹے) اور صادق (سچے) عاشق کی پہچان ہوتی ہے علاوہ ازیں لغزش سے بھی اپنے آپ کو بچائیں وہ یوں کہ آپ یہ گمان کرنے لگیں کہ امور شریعت آپ سے ساقط ہو گئے ہیں۔ یعنی شریعت اسلامیہ کی پابندی سے بری الذمہ ہو گئے ہیں جیسے کہ وہ لوگ گمان کرتے ہیں جو خود گمراہ ہوں، دوسروں کو گمراہ کرنے والے، فاسق اور بے دین ہوں اور یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی طبیعت کے حصار سے باہر نہیں نکل سکے یعنی خواہشات نفسانی کے اسیر ہیں۔ یہ علم حقیقت اور اتباع شریعت کے اسرار و رموز سے

آگاہ نہیں، چنانچہ نماز و روزہ کو ترک کر دیتے ہیں اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہوتے ایسے افعال کا ارتکاب کرتے ہیں جن سے شریعت اسلامیہ نے منع فرمایا ہے اور ان تمام بد اعمالیوں کے باوجود یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور مؤحدین میں سے ہیں اور ان لوگوں کی مانند ہیں جن پر سے شریعت کی پابندی کی تکلیف اٹھالی گئی ہے اور وہ اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ یہ تو کفر، گمراہی اور قرب الہٰی سے دور کرنے والے امور ہیں کیونکہ یہ دین اسلام کے کسی بھی مذہب کے موافق نہیں۔

لہٰذا اے عارف آپ اپنے آپ کو ان افعال سے بچائیں جو شریعت کے خلاف ہیں اگرچہ ان پر عمل کرنے سے آپ کا مقصد عوام میں اپنا مرتبہ کم کرنا ہی ہو جیسے کہ حرام کا مرتکب ہونا مثلاً شراب پینا، داڑھی منڈھوانا اور شرمگاہ کو نہ ڈھانپنا چنانچہ یہ سب شیطانی وسوسے ہیں جو آپ کو اپنی مراد سے دور کر دیتے ہیں۔ کیونکہ حرام کی یہ خاصیت ہے کہ وہ قلب کو سیاہ کر دیتی ہے اور قلب کی تاریکی کے باعث اشیا۔ اپنی اصل حقیقت کے برعکس نظر آتی ہیں اور ایسے شخص کی دانائی جاتی رہتی ہے اور اس پر دیوانگی طاری ہو جاتی ہے نیز اگر آپ لوگوں کی نظروں میں اپنا مرتبہ کم کرنے والے امور کے لئے صدق دل سے جستجو کر رہے ہیں تو کثرت سے ایسے امور آپ کے سامنے آئیں گے جو شریعت میں مباح ہیں جیسے کہ قیمتی لباس زیب تن کرنا اور لذیذ و عمدہ خوراک کھانا اور ان کی طرح دیگر امور عزت و جاہ کو کم کرنے کے لئے آپ سرانجام دیں نہ کہ وہ جو شریعت اسلامیہ میں حرام ہیں۔

تبصرے کے لئے دو کتابیں ارسال کی جائیں

تبصرہ نگار:- سید محمد انور شاہ قادری لائبریرین گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن گ. بہار پشاور

۱۔ عنوان:- سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
مؤلف:- مفتی جلال الدین احمد امجدی۔
صفحات:- ۴۰۔ سال اشاعت:- مئی ۱۹۹۴۔
ناشر:- ادارہ معارف نعمانیہ ۳۲۳ شاد باغ لاہور۔

۲۔ عنوان:- سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔
مؤلف:- مفتی جلال الدین احمد امجدی۔
صفحات:- ۴۰۔ سال اشاعت:- مئی ۱۹۹۴۔
ناشر:- ادارہ معارف نعمانیہ ۳۲۳ شاد باغ لاہور۔

مذکرہ بالا دونوں کتابچے حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی نے تالیف کئے ہیں پہلا خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دوسرا خلیفہ دوم جناب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات پر مشتمل ہے۔ ان میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان دو مقتدر اور جلیل القدر ہستیوں کے حالات زندگی اور فضائل و مناقب قرآن حکیم، احادیث رسول اور تاریخ اسلام کی مستند کتب کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔ مفتی صاحب نے عام فہم اور آسان پیرایہ اظہار اختیار کیا ہے جس کے باعث عام قاری بھی اس سے مستفید ہو سکتا ہے۔ ادارہ معارف نعمانیہ نے نفیس ٹائٹل سفید کاغذ، بہترین کتابت اور عمدہ طباعت کروا کے اس کے ظاہری حسن کا بھی بھرپور اہتمام کیا ہے۔

ہر مسلمان کے لئے ان کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ اور یہ مفت تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ بیرونی حضرات مبلغ ۴ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کر سکتے ہیں۔